سوال

میں چچا کی ولایت 110

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی چچازاد کے ساتھ شادی شدہ ہے۔ اس کے خاوند نے نئی شادی کرلی اور اپنی اس پہلی بیوی کو طلاق دے دی۔ یہ مطلقہ اپنے چچا یعنی سسر کے پاس رہ رہی ہے۔ اب اس مطلقہ کے سسرال اس کے طلاق دینے والے خاوند کے چھوٹے بھائی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ لڑکی کے والدین اس پر رضامن

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

نکاح درست نہیں ہے اس لئے کہ عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی اور قریبی ولی کی موجودگی میں دور والا عزیز ولی نہیں بن سکتا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ... ٢٣٢البقرة

''جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ معروف طریقے سے باہم نکاح پر راضی ہوں''۔ (بقرہ : ٢٣٢)

اس آیت میں اولیاء کو خطاب ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو منع کر دیا ہے کہ وہ عورتوں کو ان کی مدت ختم ہونے کے بعد شادی سے روکیں۔ اگر عورت پر اولیاء کا اختیار نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو روکنے کی کیا ضرورت تھی۔ امام شافعی فرماتے ہیں :

اط الولی اِلا لما کان لعضلہ معنیٰ"

ہ آیت عورت کے نکاح میں ولی کی شرط لگانے کے لئے واضح ترین دلیل ہے''

ضلوھن بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ امام ابن کثیر، ابنِ العربی اور امام قرطبی سے بھی اس طرح کا قول مذکور ہے۔ حدیث میں ہے جو کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

قال رسول اللہ علیہ وسلم لانکاح اِلابولی))

ی کے بغیر نکاح درست نہیں ہے''

د، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابنِ حبان اور امام حاکم کے علاوہ ابنِ القیم نے بھی تہذیب السنن میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی بھی اس کے صحیح ہونے کے قائل ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

لیہ وسلم اَیما امرأۃ نکحت بغیر اِذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل.))

رت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے''۔ (صحیح الجامع الصغیر، مستدرک حاکم وسنن الترمذی وقال حسن)

علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسئلہ مسئولہ میں اگرچہ لڑکی کا چچا بھی س کے اولیاء میں شامل ہے لیکن والد کی موجودگی میں وہ ولی نہیں کیونکہ جب قریبی ولی موجود ہو تو دور والے عزیز کی ولایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی ولایت جائز ہے جیسا کہ امام ابنِ قدامہ فرماتے ہیں :

لأبعد مع حضور الولی الأقرب بغیر إذنہ فأجابہ إلی زواجہا فالعقد فاسد."

''اگر عورت کا دور والا ولی قریبی ولد کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح کر دیتا ہے تو یہ نکاح فاسد ہے خواہ عورت اس کو قبول ہی کر لے'' (المغنی لابن قدامہ المقدسی الحنبلی ج ص ٩٨٤)

ں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ